ضیائے کنزالایمان

از

محقق اہلسنّت حضرت علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

انجمن ضیاءِ طیبہ
نزد دفتر المؤذن حج و عمرہ سروسز،
آدم جی داؤد روڈ، میٹھادر، کراچی۔

ضیائے کنزالایمان

از قلم

علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

www.ziaetaiba.com

پیشکش

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ

سلسلۂ اشاعت	:	54
نام کتاب	:	ضیائے کنزالایمان
مؤلف	:	علامہ نسیم احمد صدیقی نوری
ضخامت	:	24 صفحات
تعداد	:	1000
سن اشاعت بار اول	:	اگست 2008ء

www.ziaetaiba.com

ناشر

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

قرآن وصاحب قرآن کا ثانی نہیں

قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کا عظیم، مقدس اور غیر متبدل کلام ہے۔ جوامع الکلم ذات، عظیم رسول مقدس، نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اپنی محبوبیت کے باعث کلام الٰہی سے مشرف ہوئے ہیں۔ قرآن مجید کتاب ہدایت ہے جو قیامت تک ہے اس لیے اس کتاب (قرآن) کے معلّم کا دور ''نبوت ورسالت'' بھی قیامت تک ہے۔ اس عظیم کتاب کے پڑھنے اور سمجھنے والی ''اُمت'' بھی قیامت تک ہے۔ ادوار ہمیشہ مختلف الحال رہتے ہیں۔ تاقیامت ادوار انسانی، معاشرتی اعتبار سے عروج واقبال یا انحطاط وزوال سے ہمکنار ہوتے رہیں گے۔ معاشرتی تہذیب اور تمدن کی ترقی نے انسانوں کو غاروں سے نکال کر بلند وبالا عمارتوں کا مکین بنادیا، زیر آب تا سطح ماہتاب انسان چہل قدمی کر رہا ہے اور سیٹلائیٹ اسٹیشن قائم کر رہا ہے۔

دنیا کے مختلف ادیان ومذاہب کی کتابوں نے خلاؤں اور کہکشاؤں کو انسان کی قوت تسخیر سے بعید قرار دیا ہے جبکہ قرآن مجید ہی وہ عظیم راہنما کتاب ہے کہ جس میں تحت زمین تا تحت آسمان لاکھوں کہکشاؤں کی مجمل فہرست دے کر تسخیر کی دعوت دی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر، قرآن مجید کا ایسا ترجمہ ضروری ہے جس کے ذریعہ کلام کی دائمی منشأ ومراد کے اس مفہوم تک راہنمائی حاصل ہوسکے جو حال ومستقبل کے تقاضوں کو محیط ہو۔

مترجم قرآن جامع الصفات:

قرآن کریم کے عالمی وعلاقائی زبانوں میں تراجم کیے گئے ہیں ''اردو'' میں بھی متعدد تراجم ہیں، لیکن مترجم کے لیے محض لغت وقواعد عربی سے ہی واقف ہونا کفایت نہیں کرتا، اگر عربی جاننا ہی کافی ہوتا تو بلاد عرب میں کتنے ہی نصرانی ویہودی مستشرقین کی بحیثیت مترجمین قرآن ایک طویل فہرست ہوتی۔ بہر حال مترجم قرآن عالم وماہر لغت عرب ہونے کے ساتھ ساتھ بارگاہ الوہیت کی تقدیس اور دربار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام، عظمت وعصمت انبیاء ومرسلین علیہم السلام اجمعین کا پاس واحساس، علم الناسخ والمنسوخ، علم اسباب نزول، علم ربط بین الآیات، اختلاف ومعارضۂ بین الآیات میں تطبیق سے واقفیت، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے تفسیری اقوال، تابعین، صالحین اور اولیاء کاملین کے فہم قرآن کے انداز، علم العقائد، مشابہات، اختلاف المصاحف، الکنایات فی القرآن، علم الوجوہ مخاطبات فی القرآن، علم ضمائر فی القرآن، علم وجمع وترتیب القرآن، علم الابہام فی القرآن، علم تذکیر باایّام اللہ، علم تذکیر بالموت وبعد الموت، علم امثال القرآن، احکام القرآن، علم سجود القرآن، تکرار نزول کے علاوہ کل علوم معقولیات مثلاً ارضیات، فلکیات، نباتات، معدنیات، طبیعات، حیاتیات، عمرانیات، ہیئات، توالد وتناسل خلیات، اقتصادیات، بحریات، موسمیات، ادویات، معاشیات، صوفیات، ارضیات، آفات ارضی وسماوی وغیرہ کے علوم سے مکمل آگاہ اور واقف ہو، نیز علم شریعت وطریقت میں کسی کامل اور مقرب بارگاہ الٰہی عزوجل ودربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفش بردار بھی ہو جس کے باعث شیطان لعین کے حملوں سے بچنے کے لیے محافظت ومعاونت ہوسکے۔

اعلیٰ حضرت بحیثیت مترجم و مفسر:

مجدد امام احمد رضا قدس سرہ علم شریعت وطریقت کے جامع معرفت وحقیقت کے ضوء اللہ مع ثابت ہوئے ہیں۔ امام احمد رضا کا سینہ علوم معارف کا خزینہ اور دماغ فکر وشعور کا گنجینہ تھا، اپنے بیگانے سب ہی معترف ہیں کہ شخصی جامعیت، اعلیٰ اخلاق وکردار، قدیم وجدید علوم وفنون میں مہارت تصانیف کی کثرت، فقہی بصیرت، احیاء وسنّت کی تڑپ، قوانین شریعت کی محافظت، زہد و عبادت اور روحانیت کے علاوہ سب سے بڑھ کر قیمتی متاع وسرمایہ عشق رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ان کے معاصرین میں ان کا کوئی ہم پلہ نہ تھا اور غالباً نہیں بلکہ یقیناً آج بھی سطور بالا صفات میں عالم اسلام میں امام احمد رضا کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت اسلوب سلاست کا مزاج، عالم قرآن، قاریٔ قرآن اور سامع قرآن کے قلب ودماغ پر اس طرح منقش ومرتسم ہوتا ہے کہ اس کی آیات ہزاروں عبارات میں پہچانی جاسکتی ہیں۔ اس کا صوتی لحن ہزاروں کلام بلاغت نظام میں سُنا جاسکتا ہے۔ اور اس کا ناصحانہ انداز ہزاروں واعظین کے اقوال میں منفرد سمجھا جاسکتا ہے۔ بربنائے قیاس بالا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قلم فیض رقم سے جاری فتویٰ کا مضمون ہو، بدمذہبوں کے ردّ میں کوئی تصنیف ہو، خلوت یا جلوت میں کوئی قول یا تقریر ہو، حتیٰ کہ قرآن مجید کا ترجمہ ہی کیوں نہ ہو، سطر ..... سطر ..... عبارت ..... عبارت ..... جملے اور الفاظ خود اعلان کرتے ہیں کہ "یہ اختراعات کلکِ رضا کا شاہکار ہیں اور یہ ندرتیں نطق رضا کی بہار ہیں"۔

امام احمد رضا مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دوستی یا دشمنی کا معیار حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہ نظر آتا ہے، "خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی کو دوست رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہی کے لیے کسی سے نفرت یا دشمنی رکھنا، یہ عمل اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہے"۔

راقم السطور کی تحریر کا مقصد یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو علوم کی جُملہ اصناف وانواع پر عبور تھا اس لیے Every Subject Area میں آپ کی ایک ہزار سے زائد تصنیفات موجود ہیں۔

قارئین محترم! یہاں یہ یاد رکھیے کہ تصنیفات کی کثرت ہی کسی مصنف کے علمی وقار کو بلند نہیں کرتی ہے تاوقتیکہ تحریر کا مرکزی خیال، نظریات فہیم، معتقدات سلیم اور مقصد عظیم سے متعلق نہ ہو۔ ہر تصنیف میں علیحدہ رنگ جھلکتا نظر آئے یا ہر کتاب کا رُخ مختلف الجہات ثابت ہو تو یہ علمی اور شخصی وقار کے منافی ہوتا ہے۔ فکر وخیال میں سادگی ہو مگر سنجیدگی ومتانت مع استقامت ہو۔

بس ..... اللہ تعالیٰ جلّ شانہ ایسا ہی عالم ..... ایسا ہی مفسر ..... ایسا ہی محدّث ..... ایسا ہی عاشق رسول ..... ایسا ہی غلام رسول ..... اور ایسا ہی مسلمان ..... پسند فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ عزاسمہ نے اپنے کلام کے ترجمے کے لیے شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہ کا انتخاب فرمایا۔

چند تراجم سے تقابل:

اس ضمن میں راقم السطور نہایت ذمہ داری سے عرض کرتا ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید کے تیس پاروں کے مختلف تراجم کا "کنزالایمان شریف"

سے تقابلی جائزہ پیش کرنے کے لیے تیس جلدیں درکار ہوں گی۔ نیز علوم قرآنی کی روشنی میں مادی کائنات کی حقیقت وماہیت کے اعتبار سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں حسن صوری و معنوی کے امتزاج کو بیان کرنے کے لیے علیحدہ کئی جلدیں درکار ہونگی۔ اللہ تعالیٰ کسی صاحب علم سے یہ کام لے، یا پھر مجھ فقیر کی تہی دامنی کو مرشدی مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقے علم وفضل سے معمور فرمادے اور زندگی، صحت اور وقت میں برکت عطا فرمائے تو "کنز الایمان شریف" کے محاسن تیس جلدوں میں احاطۂ تحریر میں لاسکوں۔ (آمین)

پہلی مثال:

چند آیات کے تراجم کا تقابل ملاحظہ فرمائیں:

قرآن مجید پارہ اول، سورۃ البقرہ آیت ۱۵ کے تراجم درج ذیل ہیں:

۱۔ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی صاحب کا ترجمہ:

"اللہ ٹھٹھا کرتا ہے اُن سے اور کھینچتا ہے ان پیچ سرکشی اُن کی کے بھکتے ہیں"۔

۲۔ شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ:

"اللہ ہنسی کرتا ہے اُن سے، اور بڑھاتا ہے ان کو ان کی شرارت میں بہکے ہوئے"۔

۳۔ محمود الحسن دیوبندی (شیخ الہند) کا ترجمہ:

"اللہ ہنسی کرتا ہے اُن سے اور ترقی دیتا ہے انکو ان کی سرکشی میں"۔

۴۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی (شمس العلماء) کا ترجمہ:

www.ziaetaiba.com

"اللہ ان کو بناتا ہے اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں پڑے ٹامک ٹوئیے مارا کریں"۔

۵۔ عاشق الٰہی میرٹھی صاحب کا ترجمہ:

"اللہ ہنسی کرتا ہے ان کے ساتھ اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بہکے پھریں"۔

۶۔ وحید الزماں صاحب (غیر مقلّد) کا ترجمہ:

"اللہ جلّ شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے اور ان کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے شرارت میں بھٹکتے ہوئے"۔

۷۔ فتح محمد خان جالندھری صاحب کا ترجمہ:

"ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دئے جاتا ہے کہ شرارت وسرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں"۔

۸۔ عبد الماجد دریابادی صاحب کا ترجمہ:

"اُنہیں اللہ بنا رہا ہے اور وہ انہیں ڈھیل دے رہا ہے (تو) وہ اپنی سرکشی میں سرگرداں ہو رہے ہیں"۔

۹۔ سر سیّد احمد خان کا ترجمہ:

www.ziaetaiba.com

"اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے اور ان کو گمراہی میں ٹکرائے ہوئے ڈالے رکھتا ہے"۔

۱۰۔ محمد جوناگڑھی صاحب (غیر مقلّد) طبع زیر نگرانی وزارت مذہبی امور، اوقاف، دعوت وارشاد، مدینۃ المنورہ ۱۴۱۷ھ کا ترجمہ:

"اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی اور بہکاوے میں اور بڑھا دیتا ہے"۔

۱۱۔ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا ترجمہ:

"اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے، وہ ان کی رسی دراز کئے جاتا ہے، اور یہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹکتے چلے جاتے ہیں"۔

۱۲۔ حمید الدین فراہی صاحب اور امین احسن اصلاحی صاحب کا ترجمہ:

"اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے اور ان کو ان کی سرکشی میں ڈھیل دئے جا رہا ہے، یہ بھٹکتے پھر رہے ہیں"۔

۱۳۔ طالب جوہری صاحب (شیعہ) کا ترجمہ:

"اللہ ان سے تمسخر کرتا ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں"۔

۱۴۔ آغا محمد یعقوب صاحب کا انگریزی ترجمہ:

"Allah mocks back at them and lets them loose in their excesses, blindly wandering on"

۱۵۔ عبداللہ یوسف علی صاحب کا ترجمہ مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس مدینۃ المنورہ، الرئاسۃ العامہ لادارت البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد:

"Allah will throw back their mockery on them, and give them rope in their trespasses; so they will wander like blind ones (To and fro)"

۱۶۔ قاری فہیم الدین احمد صدّیقی میرٹھی صاحب کا ترجمہ:

"اللہ ان منافقین سے مذاق کرتا ہے اور وہ ان کی رسی دراز کر رہا ہے تاکہ شرارت اور سرکشی میں بھٹکتے رہیں"۔

۱۷۔ سیّد شبیر احمد صاحب (قرآن آسان تحریک) کا ترجمہ:

"اللہ مذاق کر رہا ہے اُن سے کہ مہلت دئے جا رہا ہے انہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹک رہے ہیں"۔

۱۸۔ فرمان علی صاحب (شیعہ مجتہد) کا ترجمہ:

"خدا ان کو بناتا ہے اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں غلطاں پیچاں رہیں"۔

۱۹۔ محمد اسد صاحب کا انگریزی ترجمہ:

"God will requite them for their mockery, and will leave them for a while in their overweeming arrogance, blindly stumbling to and fro.

۲۰۔ وحید الدین خان کا ترجمہ:

"اللہ ان سے ہنسی کر رہا ہے اور ان کو ان کی سرکشی میں ڈھیل دے رہا ہے"۔

www.ziaetaiba.com

۲۱۔ مارماڈیوک پکتھال کا ترجمہ:

"Allah (Himself) dath mock them, leaving them to wander blindly on in their Contumacy"

۲۲۔ ثناء اللہ امرتسری صاحب (غیر مقلد) کا ترجمہ:

"اللہ ان سے مسخری کرے گا، اور ان کی سرکشی کے سبب سے ان کو کھینچے گا حیران پھرینگے"۔

۲۳۔ علی احمد خان دانشمند جالندھری علیگ (تلمیذ سرسیّد) کا ترجمہ:

"اللہ کرتا ہے مذاق اُن سے اور دیتا ہے مہلت ان سرکشی (میں) ان کی پھر رہے ہیں سرگردان"

۲۴۔ حسین علی بھچرانوی اور غلام اللہ خان کا ترجمہ:

"اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے اور ترقی دیتا ہے ان کو ان کی سرکشی میں"۔

۲۵۔ حافظ نذر احمد (پرنسپل تعلیم القرآن خط و کتابت سکول لاہور) کا ترجمہ:

"اللہ ان سے مذاق کرتا ہے اور ان کو ان کی سرکشی میں بڑھاتا ہے"۔

اب ملاحظہ کیجئے، اعلیٰ حضرت کا ترجمہ:

"اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں"۔

مندرجہ بالا ترجموں میں اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت کے منافی "مذاق"، "تمسخر"، "ٹھٹھول بازی"، "بنانا" (یعنی اُلّو بنانا) وغیرہ جیسے الفاظ کا استعمال توہین کے مترادف ہے۔

www.ziaetaiba.com

اب ملاحظہ کیجیے، اعلیٰ حضرت کا ترجمہ:

"اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں"۔

دوسری مثال:

قرآن مجید، پارہ:۱۱، سورۂ یونس، آیت: ۲۱ کے مختلف تراجم:

۱۔ شاہ رفیع الدین صاحب محدّث دہلوی کا ترجمہ:

"اللہ بہت کرنے والا ہے مکر"۔

۲۔ شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ:

"تو کہہ اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلہ"

۳۔ محمود الحسن دیوبندی صاحب کا ترجمہ:

"کہہ دے اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلے"۔

۴۔ سر سید احمد خان صاحب کا ترجمہ:

"کہہ دے (اے پیغمبر) کہ اللہ بہت تیز ہے مکر میں"۔

۵۔ محمد جوناگڑہی صاحب (غیر مقلد) مطبوعہ و مصدّقہ وزارت مذہبی امور، اوقاف، دعوت وارشاد مملکت سعودی عرب کا ترجمہ:

"آپ کہہ دیجئے کہ اللہ چال چلنے میں تم سے زیادہ تیز ہے"۔

۶۔ فتح محمد خان جالندھری صاحب کا ترجمہ:

"کہہ دو خدا بہت جلد حیلہ کرنے والا ہے"۔

۷۔ ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا ترجمہ:

"ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے"۔

۸۔ محمد اسد صاحب کا انگریزی ترجمہ:

Say: "God is swifter (that you) in this deep devising"

۹۔ مارماڈیوک پکتھال کا ترجمہ:

Say: "Allah is more swift in platting"

۱۰۔ عبداللہ یوسف علی (مصدقہ و مطبوعہ وزارت مذہبی امور، اوقاف، دعوت وارشاد مملکت سعودی عرب) کا انگریزی ترجمہ:

Say: "Swifter to plan is Allah verily"

۱۱۔ وحید الدین خان صاحب کا ترجمہ:

"کہو کہ خدا اپنے حیلوں میں ان سے بھی زیادہ تیز ہے"۔

۱۲۔ عاشق الٰہی میرٹھی صاحب کا ترجمہ:

"کہدے اللہ سب سے جلد حیلے بنا سکتا ہے"۔

۱۳۔ ثناء اللہ امرتسری صاحب (غیر مقلّد) کا ترجمہ:

"کہہ اللہ کا داؤ بڑا تیز ہے"۔

۱۴۔ سید شبیر احمد صاحب (قرآن آسان تحریک) کا ترجمہ:

"کہہ دو! اللہ زیادہ تیز ہے چال میں"۔

۱۵۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کا ترجمہ:

"اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ تمہاری کارسازیوں سے اللہ کی کار سازی زیادہ چلتی ہوئی ہے"۔

۱۶۔ حسین علی بھچرانوی (تلمیذ رشید احمد گنگوہی) اور غلام اللہ خان کا ترجمہ:

"کہہ دے کہ اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلے"۔

قارئین محترم! مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے لیے "مکر" یا "فریب" یا "حیلہ" کا لفظ استعمال کرنا توہین اور گستاخی کے مترادف ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو ترجمہ کیا ہے ملاحظہ فرمائیے:

"تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے"۔

تیسری مثال:

قرآن مجید میں سورۂ فتح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے لیے بشارتوں کا پیغام لیے ہوئے نازل ہوئی تھی، اس سورہ کی پہلی آیت میں فرمان الٰہی ہے، "بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح دی"۔ جبکہ دوسری آیت مقدسہ کے ترجمہ میں اکثر مترجمین نے ٹھوکر کھائی اور شفیع اُمّت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو معاذ اللہ گنہگار ٹھہرا دیا ہے۔

۱۔ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ:

"تو کہ بخشنے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے ہوا"۔

۲۔ شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ:

"تا کہ معاف کرے تجھ اور اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے"۔

۳۔ محمود الحسن دیوبندی صاحب کا ترجمہ:

"تا کہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے"۔

www.ziaetaiba.com

۴۔ اشرف علی تھانوی صاحب کا ترجمہ:

"تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے"۔

۵۔ فتح محمد جالندھری کا ترجمہ:

"تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے"۔

۶۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی صاحب کا ترجمہ:

"تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے"۔

۷۔ عاشق الٰہی میرٹھی صاحب کا ترجمہ:

"تاکہ اللہ تجھ کو معاف کر دے جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے"۔

۸۔ عبدالماجد دریا آبادی صاحب کا ترجمہ:

"تاکہ اللہ آپ کی (سب) اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے"۔

۹۔ علی احمد خان دانشمند جالندھری علیگ (تلمیذ سر سیّد) کا ترجمہ:

"تاکہ بریت کرے تیرے لیے اللہ جو گذر چکا پہلے (لگائے ہوئے) الزام تجھ پر اور جو پیچھے رہا"۔

۱۰۔ ثناء اللہ امرتسری صاحب (غیر مقلّد) کا ترجمہ:

"تاکہ خدا تجھ پر ظاہر کرے کہ اس نے تیرے اگلے پچھلے سارے گناہ بخشے ہوئے ہیں"۔

۱۱۔ وحید الدین خان صاحب کا ترجمہ:

"تاکہ اللہ تمہاری اگلی اور پچھلی خطائیں معاف کر دے"۔

۱۲۔ محمد جونا گڑھی (غیر مقلّد) مطبوعہ ومصدقہ وزارت مذہبی امور، اوقاف، دعوت وارشاد مملکت سعودی عرب کا ترجمہ:

"تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے"۔

۱۳۔ حسین علی بھچرانوی اور غلام اللہ خان کا ترجمہ:

"تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے"

۱۴۔ امین احسن اصلاحی اور حمید الدین فراہی کا ترجمہ:

"کہ اللہ تمہارے تمام اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخشے"۔

۱۵۔ ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا ترجمہ:

"تاکہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگذر فرمائے"۔

۱۶۔ قاری فہیم الدین احمد میرٹھی کا ترجمہ:

"تاکہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے"۔

۱۷۔ الحاج سیّد محمد شاہ صاحب کا ترجمہ (مصدقہ: شبلی نعمانی، سلیمان ندوی، حفظ الرحمن سیوہاروی، شمس العلماء ڈاکٹر محمد ہدایت حسین، محمد حنیف ندوی اور شہاب الدین دیوبندی صاحبان کا مصدقہ):

www.ziaetaiba.com

"تاکہ اللہ تمہاری اگلی اور پچھلی تمام لغزشیں معاف کردے"۔

۱۸۔ مارماڈیوک پکتھال کا انگریزی ترجمہ:

"That Allah may forgive thee of thy sin that which is past and that which is to come"

۱۹۔ جناب محمد اسد کا ترجمہ:

"So that God might show His forgiveness of all thy faults, past as well as future"

۲۰۔ آغا محمد یعقوب صاحب کا ترجمہ:

"that Allah may forgive you your lapses of the Past and of the future"

۲۱۔ عبداللہ یوسف علی صاحب کا ترجمہ:

"That Allah may forgive thee thy faults of the past and those to follow"

۲۲۔ حافظ نذر احمد (پرنسپل تعلیم القرآن خط و کتابت اسکول لاہور) کا ترجمہ:

" تاکہ اللہ آپ کے لیے بخش دے جو پہلے آپ پر ذنب گذرے (الزام لگے) اور جو پیچھے ہوئے"۔

۲۳۔ سید شبیر احمد (قرآن آسان تحریک) کا ترجمہ:

"تاکہ معاف فرمادے تمہیں اللہ وہ سب جو پہلے ہوچکی ہیں تم سے کوتاہیاں اور جو بعد میں ہونگی"۔

۲۴۔ محمد پرویز (منکر حدیث، اہل قرآن) کا ترجمہ:

"اس سے مقصد یہ ہے کہ یہ مخالفین تیرے خلاف جس قدر الزامات تراشتے، بہتان باندھتے اور غلط باتیں تیری طرف منسوب کرتے ہیں، ان کے مضر اثرات سے تیری حفاظت کا سامان ہو جائے"۔ (مفہوم القرآن، ۳: ۱۱۹۴)

www.ziaetaiba.com

۲۵۔ ابو محمد عبد الحق حقانی صاحب کا ترجمہ:

"تاکہ اللہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے"۔

قارئین محترم! ملاحظہ فرمایا آپ نے! جو ذاتِ اقدس "رحمتِ عالم" اور "شفیع امت" ہیں۔ اُن سے متعلق یہ لکھا اور بولا جا رہا ہے کہ (معاذاللہ) وہ "گنہگار" تھے، ماضی میں بھی اور مستقبل میں بھی، تو پھر اللہ تعالیٰ نے ماضی اور مستقبل کے گناہ معاف فرما دیے۔

فقیر راقم السطور کہتا ہے کہ وہ ہاتھ ٹوٹ کیوں نہیں گئے کہ جن ہاتھوں نے یہ رکیک اور مکروہ ترجمہ کیا اور اب ملاحظہ فرمایئے ایمان اور محبت رسول ﷺ سے لبریز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ:

"تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے"۔

چوتھی مثال:

قرآن مجید پارہ: ۲۷، سورۃ الرحمن کی تلاوت نہایت ذوق وشوق سے کی جاتی ہے اور اسی طرح اس کی سماعت میں بھی روحانیت کا احساس جاگزیں رہتا ہے۔ سورۃ الرحمن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے پہلے مادی کائنات کے مظاہر نعمتیں بیان فرمائی ہیں پھر غیر مادی کائنات جنت کے انواع واقسام وانعام بیان فرمائے ہیں۔ بیان میں ترتیب قائم فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم صفت "رحمن" (جو اسم جلالت "اللہ" کے بعد اسم ذات کے بطور بیان ہوتا ہے) کی قدرتوں یعنی شان خلاّقیت کا اظہار فرماتے ہوئے، سب سے اول تخلیق شان خلاّقیت کا اظہار فرماتے

www.ziaetaiba.com

ہوئے، سب سے اول تخلیق کا تذکرہ فرمایا ہے اور پھر اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام (انسان کامل) کے صدقے انسانوں پر اپنی نعمتوں کے نزول کا ذکر فرماتا ہے۔ اس تفصیل مضمون کو اجمالاً نہایت جامعیت کے ساتھ ابتدائی آیات کی جامعیت کو بلاغت اور سلاست سے اور علمی وفنی مہارت سے احاطۂ تحریر میں لاکر ترجمہ کا حق ادا کرنا ہر کس وناکس مترجم کے بس کی بات نہیں۔

سورۂ رحمٰن کی آیات ۱ تا ۴ کے مختلف تراجم ملاحظہ فرمائیے۔

اَلرَّحۡمٰنُ○عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ○خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ○عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ○

۱۔ شاہ رفیع الدین محدّث دہلوی کا ترجمہ: ”رحمٰن نے سکھایا قرآن پیدا کیا آدمی کو سکھایا اس کو بولنا“۔

۲۔ شاہ عبدالقادر محدّث دہلوی ترجمہ: ”رحمن نے سکھایا قرآن۔ بنایا آدمی پھر سکھائی اس کو بات“۔

۳۔ محمود الحسن دیوبندی کا ترجمہ: ”رحمن نے سکھلایا قرآن بنایا آدمی پھر سکھلایا اس کو بات کرنا“۔

۴۔ اشرف علی تھانوی صاحب کا ترجمہ: ”رحمن نے قرآن کی تعلیم دی اس نے انسان کو پیدا کیا اس کو گویائی سکھلائی“۔

۵۔ فتح محمد جالندھری کا ترجمہ: ”خدا جو نہایت مہربان اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی اسی نے انسان کو پیدا کیا اسی نے اس کو بولنا سکھایا“۔

۶۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کا ترجمہ: ”(جنوں اور آدمیوں پر خدائے) رحمن نے قرآن پڑھایا اُسی نے انسان کو پیدا کیا اس کو بولنا سکھایا۔“

۷۔ علی احمد خان دانشمند جالندھری علیگ (تلمیذ سر سید احمد خان) کا ترجمہ: ”رحمن نے سکھایا قرآن پیدا کیا انسان کو سکھایا اس نے بیان۔“

۸۔ الحاج سیّد محمد شاہ کا (مصدّقہ شبلی نعمانی اور سلیمان ندوی صاحب) کا ترجمہ: ”خدائے رحمن نے قرآن کی تعلیم دی انسان کو پیدا کیا اسے بولنا سکھایا“۔

۹۔ حسین علی بھچرانوی (تلمیذ رشید احمد گنگوہی) کا ترجمہ: ”رحمت والے بادشاہ نے اوپر سے قرآن بھیجا اور نیچے سے انسان کو پیدا کر کے کلام سمجھنے کی طاقت دی“۔ (بلغۃ الحیران: ۳۷۳)

۱۰۔ حسین علی بھچرانوی کا دوسرا ترجمہ، ناقل: غلام اللہ خان: ”رحمن نے سکھلایا قرآن بنایا آدمی پھر سکھایا اس کو بات کرنا“۔ (جواہر القرآن، ۳: ۱۲۰۴)

۱۱۔ عاشق الٰہی میرٹھی صاحب کا ترجمہ: ”رحمٰن نے قرآن پڑھایا اس نے پیدا فرمایا انسان کو (پھر) اس کو بولنا سکھایا“۔

۱۲۔ ثناء اللہ امرتسری (غیر مقلّد، اھل حدیث) کا ترجمہ: ”رحمن نے قرآن پڑھایا ہے اس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو بولنا سکھایا“۔

۱۳۔ عبدالماجد دریا آبادی کا ترجمہ: ”خدائے رحمن ہی نے قرآن کی تعلیم دی اسی نے انسان کو پیدا کیا اس کو گویائی سکھلائی“۔

۱۴۔ محمد جوناگڑھی (غیر مقلد) کا ترجمہ: ”رحمن نے قرآن سکھایا۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔“

www.ziaetaiba.com

۱۵۔ قاری فہیم الدین احمد صدیقی میر ٹھی کا ترجمہ: ”رحمن نے قرآن کی تعلیم دی اُسی نے انسان کو پیدا کیا اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔“

۱۶۔ امین احسن اصلاحی صاحب کا ترجمہ: ”خدائے رحمان نے قرآن کی تعلیم دی۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کو گویائی سکھائی۔“

۱۷۔ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا ترجمہ: ”نہایت مہربان (خدا) نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔“

۱۸۔ وحید الدین خان صاحب کا ترجمہ: ”رحمان نے، قرآن کی تعلیم دی۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کو بولنا سکھایا“۔

۱۹۔ حافظ نذر احمد کا ترجمہ: ”اللہ نے قرآن سکھایا۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس نے اسے بات کرنا سکھایا۔“

۲۰۔ سیّد شبیر احمد صاحب کا ترجمہ: ”اللہ نے جو رحمن ہے۔ سکھایا اسی نے قرآن۔ پیدا فرمایا اسی نے انسان کو اور سکھایا اسے بولنا“۔

۲۱۔ فرمان علی صاحب (شیعہ مجتہد) کا ترجمہ: ”بڑا مہربان (خدا) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی اُسی نے انسان کو پیدا کیا کہ اُسی نے اس کو (اپنا مطلب) بیان کرنا سکھایا“۔

۲۲۔ محمد پرویز (منکر حدیث) کا ترجمہ: ”یہ قرآن کسی انسانی ذہن کی تخلیق نہیں، بلکہ اسے اس خدا نے تعلیم کیا ہے جس نے نوع انسان کی ربوبیت (نشو ونما) کا سامان عطا فرمایا۔ یہ اس خدا کی طرف سے ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے اظہار خیالات (قوت گویائی) عطا کی جو کسی اور نوع کو حاصل نہیں “۔ (مفہوم القرآن، ۳:۱۲۵۶)

۲۳۔ مولانا عبدالحق حقانی کا ترجمہ:

"رحمٰن ہی نے قرآن سکھایا (اور) اس نے انسان کو پیدا کر کے بولنا سکھایا (قوت ناطقہ کی)"۔

۲۴۔ آغا محمد یعقوب صاحب کا انگریزی ترجمہ:

"The Compassionate has taught the quran. he has created the man. He has taught him to speak. (The Holy Quran: Text Translation & Tafsir vol: 5 page: 233)

۲۵۔ محمد اسد صاحب کا انگریزی ترجمہ:

"The most Gracious has imparted this Quran. He has created man: He has imparted into him articulate thought and speech." (The Message of this Quran: Page: 824)

۲۶۔ مارماڈیوک پکتھال کا انگریزی ترجمہ:

"The Beneficent Hath taught the Quran. He hath Created man. He hath taught him Utterance."(Page: 605)

۲۷۔ عبداللہ یوسف علی کا انگریزی ترجمہ (مطبوعہ: الرئاسۃ العامہ لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد سعودی عرب):

"The Most Gracious: It is he who has taught the Quran. He is Created man: He has taught him An intelligent Speech. (Page: 1660)

قارئین محترم! سورۂ رحمن کے انتہائی اعلیٰ وارفع مضامین کی ابتداء میں مندرجہ بالا مترجمین کے تراجم آپ نے ملاحظہ فرمائے، اعلیٰ مضامین کو کس قدر سادہ اور عام سے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ آج کی متمدّن دنیا میں شب وروز کے چوبیس ساعتوں کے دورانیہ میں تین لاکھ انسان (یعنی بچے پیدا ہوتے ہیں)۔ جغرافیائے عالم میں اربوں افراد (مردوزن) بولنا بھی جانتے ہیں اور یقینا مسلمانوں کے علاوہ کچھ غیر مسلم بھی قرآن (اپنی زبان کی سہولت کے ساتھ) پڑھ لیتے ہیں۔ قرآن کی منشأ آج کا انسان نہیں۔ بلکہ وہ اوّل مرحلہ کی تخلیق کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حسن الوہیت، جمال ربوبیت کی تجلّی اور ارادہ کے فیض سے تخلیق پانیوالا وہ "انسان" مراد ہے، جسے اللہ کا ایسا محبوب ہونے کا شرف ہے کہ اُسی کو اللہ نے اپنا کلام سکھایا، اور اُسی کو سب سے پہلے نطق کی ایسی توانائی عطا کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں فرمایا: "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" (کیا میں تمہارا رب نہیں) تو تمام ارواح گنگ تھیں صرف ایک روح "احمد ﷺ" اور ایک ذات "محمد ﷺ" نے جواباً کہا تھا "ہاں بے شک تو ہمارا رب ہے"۔ تو باقی انسانوں کی ارواح نے اسی محبوب خدا ﷺ کی تقلید و نقل میں بولنا سیکھا۔

قارئین محترم! اب آیئے، میرے سرکار، سنیوں کے تاجدار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدّث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے ترجمہ کو ملاحظہ فرمایئے:

"رحمن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان محمد ﷺ کو پیدا کیا، ماکان ومایکون کا بیان انہیں سکھایا"۔ (کنزالایمان)

www.ziaetaiba.com

قارئین محترم! یہ چند تراجم کے تقابل کی مثالیں محض بطور نمونہ پیش کی ہیں۔ ورنہ قرآن مجید کی آیات جتنی تعداد میں ہیں یعنی ٦٦٦٦ مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ بس ان اشعار پر اپنی تحریر ختم کرتے ہیں۔

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
خدمت قرآن پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحب قرآن ہے آج بھی

آپ کی آراء وتجاویز کے منتظر
سگ درگاہ مفتی اعظم
احقر نسیم احمد صدیقی غفرلہ
(خادم: انجمن ضیاء طیبہ)

www.ziaetaiba.com